رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱ر

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے احباب دعا کے صحت فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

جلد ۱ | ۱۶ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | یکم محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۵۳

مسٹر اٹیلی کا بیان

مسٹر اٹیلی انگلستان کے وزیر اعظم نے پاکستان اور ہندوستان کے متعلق حال میں جو بیان ایک مجلسی تقریب میں دیا ہے ۔ اس میں کہا ہے ۔ کہ ہندوستانی لیڈروں کے باہمی فیصلہ کے مطابق ہندوستان تقسیم ہوا ۔ اور دو علیحدہ علیحدہ ڈومینین وجود میں آئیں ۔ اب یہ ہمارے لئے سخت تکلیف کا باعث ہے کہ تقسیم کے بعد ایسے خطرناک فرقہ دارانہ اختلافات نے سر اٹھایا ہے ۔ جو شدید قسم کے جانی نقصان کا موجب ہو رہے ہیں ۔"

اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر اٹیلی بھی ان واقعات کو جو تقسیم ہندوستان کے بعد یہاں رونما ہوئے ہیں اچھی طرح جانتے ہیں ۔ اگرچہ آپ نے اپنے بیان میں بڑی احتیاط سے کام لیتے ہوئے کسی واحد ڈومینین کو ان ہولناک واقعات کا ذمہ وار ٹھہرانے سے گریز کیا ہے ۔ پھر بھی یہ ناممکن ہے کہ آپ کو اب تک صحیح صورت حال کی تفہیم نہ ہوئی ہو ۔

آپ نے اپنے بیان میں ان ہولناک واقعات کی تمام ذمہ واری دونوں ڈومینینز پر مشترکہ طور پر ڈالی ہے ۔ اور ان فرائض کو جو حکومت برطانیہ پر بوجہ برطانوی دولت مشترکہ کے مرکز ہونے کے عائد ہوتے ہیں ۔ ان کو اپنے بیان میں بالکل نہیں چھیڑا ۔ حالانکہ پاکستان اور ہندوستان نو آبادیوں کا اس دولت مشترکہ کا حصہ ہونے کی وجہ سے برطانوی حکومت کا فرض ہے کہ موجودہ ہولناک واقعات کے متعلق برطانوی حکومت کی پالیسی پر پوری پوری روشنی ڈالے ۔ اور جو کچھ اس سے ہو سکتا ہے ۔ ان ہولناک واقعات کو روکنے کے لئے کوئی متعین قدم اٹھائے ۔

مسٹر اٹیلی کی نظر سے یہ حقیقت مخفی نہیں ہونی چاہئے کہ شروع ہی سے ہندوستانی ڈومینین نے جارحانہ روش اختیار کی ہوئی ہے ۔ اور جہاں تک ممکن ہے پاکستان کو کمزور اور ناکارہ بنانے کے لئے جائز و ناجائز ہر قسم کے طریقے اختیار کر رہی ہے ۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ برطانوی مقتدر سیاسی لیڈروں نے اس حقیقت کو جانتے ہوئے اس کے متعلق کیا سوچا ہے ۔ اور عملاً کیا قدم اٹھایا ہے ۔ ہم تو دیکھ رہے ہیں ۔ کہ بظاہر وہ بے تعلق تماشائیوں کی سی روش اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ اور ان فرائض سے بالکل بے پروا ہیں ۔ جو دولت مشترکہ میں مرکزی حیثیت رکھنے کی وجہ سے ان پر عائد ہوتے ہیں ۔ دنیا کے سیاسی حلقوں میں برطانوی حکومت کی یہ بے حسی ضرور قابل پرسش سمجھی جائیگی ۔ اور اس کو اس بات کو واضح کرنے کے لئے ضرور توقع کی جائیگی ۔ کہ وہ اپنے فرائض کو جو بوجوہات بالا اس پر عائد ہوتے ہیں ادا کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات لے رہی ہے ۔ بفرض محال اگر کینیڈا اور آسٹریلیا کے درمیان اس قسم کی کشمکش شروع ہو جائے ۔ جس قسم کی کشمکش اب ہندوستان اور پاکستان کے مابین ہو رہی ہے تو کیا حکومت برطانیہ اسی قسم کی بے حسی کا مظاہرہ کریگی ۔ جس قسم کی بے حسی وہ ان دونوں ڈومینینز کی صورت حال کے متعلق دکھا رہی ہے ۔ یقیناً اس کا رویہ موجودہ رویہ سے اس صورت میں بالکل مختلف ہوگا ۔ اور وہ کینیڈا اور آسٹریلیا کے باہمی آویزش کے وقت ضرور حرکت میں آئے گی ۔ اور ضرور دونوں کے تعلقات کے مسائل کو سلجھانے کے لئے مؤثر طریقے اختیار کریگی ۔ کیا یہ بات تعجب میں ڈالنے والی نہیں ہے ۔ کہ وہ پاکستان اور ہندوستان کی باہمی آویزش کے متعلق بے تعلق تماشائیوں کی سی حیثیت اختیار کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں کر رہی ۔ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ سوال حسین صورت میں کسی ڈومینین کی طرف سے اس کے سامنے پیش نہیں ہوا ۔ پاکستان حکومت نے پچھلے دنوں خاص طور پر ان معاملات کی طرف اس کی توجہ دلائی تھی ۔ اور دولت مشترکہ کے تمام ممبروں سے فرقہ دارانہ سوال کو حل کرنے کی استدعا کی تھی ۔ اس وقت برطانوی حکومت کے سامنے ایک ایسا موقعہ پیدا ہو گیا تھا ۔ کہ اگر اس معاملہ میں اسکی

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۸ میکلیگن روڈ لاہور سے

نتیجیں درست ہوتیں۔ تو وہ کوئی نہ کوئی عملی قدم اٹھاتی۔ اور اس خدا کی مخلوق کو کسی حد تک ان مصائب سے بچا لیتی۔ جن کا سلسلہ دن بدن بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور کسی طرح کم ہوتا نظر نہیں آتا۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ دولت مشترکہ کے ان دو ممبروں کے درمیان توازن قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی۔

ان وجوہات کے پیش نظر مسٹر اٹیلی کا بیان کم از کم پاکستان کے نقطۂ نظر سے نہائت مایوس کن ہے۔ کیونکہ تمام دنیا اب اس حقیقت کو جان چکی ہے۔ کہ ہندوستانی حکومت کی جارحانہ روش ہی ان تمام مصائب اور ہولناک واقعات کی ذمہ وار ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان کی تقسیم ہندوستانی لیڈروں کی باہمی رضامندی سے عمل میں آئی تھی۔ لیکن محض اس کا ذکر کر دینے سے برطانیہ ان ہولناک واقعات کی جواب دہی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ اس سے تو الٹا یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دیدہ دانستہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے گریز کر رہا ہے۔ دو ڈومینینز کی باہمی چپقلش کا تماشہ اس کی ضیافت دیدہ و گوش کے لئے دلچسپ سامان سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اور ان کو خاصکر پاکستان کو انکے باہمی رضامندانہ فیصلہ پر متفق ہونے کی سزا دے رہا ہے کیونکہ متفقہ فیصلہ کی وجہ سے ہندوستان کی آزادی کو مزید التوا میں ڈالنے کے لئے اس کے پاس کوئی وجہ باقی نہیں رہ گئی تھی۔ بظاہر بے حسی کی یہ پالیسی جو اس نے اختیار کر رکھی ہے۔ یقیناً اس کے انتقامی جذبہ کی طرف انگشت نمائی کر رہی ہے۔ اور وہ گویا زبان حال سے کہہ رہا ہے "دیکھا ہم نہ کہتے تھے کہ غلام ہندوستان کی بیماری کے لئے آزادی کا نسخہ راس نہیں آئے گا۔ الٹا بیماری کو بڑھانے والا ثابت ہوگا۔" ہم کو تسلیم ہے کہ ہندوستان کے موجودہ کشت و خون کے کھیل کے لئے خود اس براعظم کے ناعاقبت اندیش کھلاڑیوں کی سب سے بڑی ذمہ واری ہے۔ لیکن غور سے دیکھنے والے آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں کہ انتقال اختیار کے عمل میں برطانیہ کے ارباب حل و عقد نے دیدہ دانستہ ایسی روش اختیار کی۔ جس سے ان ہولناک نتائج کا پیدا ہو جانا یقینی تھا۔ اگر پچھلی جانبدارانہ کارروائیوں کو نظر انداز کر بھی دیا جائے۔ اور صرف ۳ جون ۱۹۴۷ء کے بعد کے حالات کو پیش نظر رکھ کر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے تقسیم کو تکمیل تک پہنچانے میں برطانیہ کی طرف سے حصہ لیا۔ لارڈ مونٹ بیٹن سمیت پاکستان کو کمزور سے کمزور بنانے کے لئے نہائت جانبدارانہ روح سے کام لیتے رہے ہیں۔ جس اصول پر لارڈ مونٹ بیٹن نے دونوں طرف کے لیڈروں سے رضامندانہ فیصلہ کی دستاویز پر دستخط کرائے تھے۔ اس اصول کی خود ہی اپنے دوسرے دن والے بیان میں لارڈ موصوف نے دھجیاں اڑا دی تھیں۔ جب انہوں نے یہ کہدیا کہ بعض اضلاع مثلاً گورداسپور کی صورت میں جہاں اکثریت کنارے پر ہے ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح پر آپ نے خود ان غیر منصفانہ دھکے شاہی کے لئے راستہ کھولدیا۔ جس کے نتیجہ میں گورداسپور، بٹالہ اور دوسری تحصیلوں کی مسلم اکثریت بالکل بے دست و پا ہو کر رہ گئی۔ اور ان مظالم کا نشانہ بنی جو سکھ اور ہندو لیڈروں نے ان پر ڈھانے کے لئے پہلے ہی سوچ رکھے تھے۔ ہم مانتے ہیں کہ جو بے انصافیاں مسلمانوں کے ساتھ ہوئی ہیں۔ حکومت برطانیہ مجموعی طور پر ان کے لئے قابل الزام نہیں ٹھہرائی جا سکتی۔ اور اس کی زیادہ ذمہ داری ان دیگر مخفی یا ظاہر وجوہات پر ہے۔ جو ہندوستانی لیڈروں کی ریشہ دوانیوں نے پیدا کیں۔ اور تقسیم کرنے والوں پر بیجا اثر ڈالکر ایسا فیصلہ کروا لیا۔ جو ہر طرح نہ صرف انصاف کے اصولوں کے خلاف تھا۔ بلکہ خود لارڈ مونٹ بیٹن کے ۳ جون والے اعلان کے بھی سراسر الٹ تھا۔ لیکن اس کے باوجود برطانیہ اب صرف یہ کہہ کر چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ کہ یہ فیصلہ ہندوستان کے لیڈروں کی باہم رضامندی سے ہوا تھا۔ محض اس لئے کہ مسلم لیگ نے اس فیصلہ کے خلاف اتنا شدید احتجاج نہیں کیا جتنا اس کو کرنا چاہیئے تھا۔ اس کو رضامندانہ فیصلہ نہیں کہا جا سکتا۔ ایسی صورت میں کیا برطانیہ کے لئے لازم نہ تھا۔ کہ کم از کم لارڈ مونٹ بیٹن کے ۳ جون والے متفقہ اعلان کی کسوٹی پر اس فیصلہ کو پرکھتا۔ اور اپنی منصفانہ رائے کا اظہار کرتا۔ خاصکر اب جبکہ اس غیر منصفانہ فیصلہ کے بدیہی نتائج روز روشن کی طرح اس کے سامنے آ چکے ہیں۔ کیا برطانیہ کا فرض نہیں ہے۔ کہ پاکستان کے ان حدود کو قائم رکھنے کے لئے جائز دخل اندازی کرے۔ جو نہائت کتر و بیونت کے بعد پاکستان کو حاصل ہوئے ہیں۔ اور جن پر اس نے طوعاً و کرہاً قناعت اختیار کر لی تھی۔ اور باتوں کو چھوڑ دیجئے۔ صرف ہندوستانی ڈومینین کی ان چیرہ دستیوں ہی کو دیکھئے۔ جو وہ اب ریاستوں کے معاملات میں پیچیدگیاں پیدا کر کے پاکستان کی ہستی کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ اور اس کو کمزور سے کمزور تر کرنے کے درپے ہو رہی ہے۔ اس نے پاکستان سے جنگ برپا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور ایسے مجرمانہ اقدامات کئے ہیں کہ ہمیں حیرانی ہے کیوں پاکستان اب تک خاموشی اختیار کئے چلا جاتا ہے۔ اور ہندوستان کی حکومت تمام بین الاقوامی رواداری کو اس طرح پس پشت ڈال رہی ہے کہ اگر پاکستان کو برطانیہ سے وہ تعلق نہ بھی ہوتا۔ جو دولت مشترکہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے اس کو ہے۔ تو محض انسانیت کے لحاظ سے ہی اس کا دخل دینا ناواجب قرار نہیں دیا جا سکتا تھا۔ اس لئے مسٹر اٹیلی کے بیان سے ہم یہ نتیجہ برآمد کرنے کے بر طرح حقدار ہیں۔ کہ برطانیہ خود حکومت ہندوستان کی جارحانہ کارروائیوں کو پاکستان کے علی الرغم مستحسن خیال کرتا ہے۔ اس لحاظ سے مسٹر اٹیلی کا بیان دنیا کے انصاف کی عدالت میں اس کی بے حسی اور اپنے فرائض کی ادائیگی سے دیدہ و دانستہ گریز پر مبنی قرار دیا جائے گا۔

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں۔ کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں۔ اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح

گرم بستر اور کپڑوں کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشرقی پنجاب سے آنے والے مہاجرین کے لئے گرم کپڑے اور بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے احباب کو فوراً اس تحریک میں حصہ لیکر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیج سکتے ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔

ان اللہ مع الصابرین

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین (سورۂ انفال) اور اطاعت کیا کرو تم اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور باہم جھگڑا نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے تم اور دور ہو جائے گا رعب تمہارا اور صبر کیا کرو تم یقیناً اللہ ہے ساتھ صبر کرنے والوں کے۔

اگر بھولتے ہم نہ قول پیمبر ÷ کہ "ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور ÷ معین اس کا ہے خود خداوند داور"
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی (حالی)

قادیان کے دو بہادر احمدی نوجوانوں کے خطوط اپنے والدین کے نام

ذیل میں ہم دو احمدی نوجوانوں کے خط درج کرتے ہیں۔ ان سے قادیان کے احمدی نوجوانوں کے جذبات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(۱)

بخدمت جناب بزرگوار والد ماجد صاحب جی دام اقبالہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کے بعد گزارش ہے۔ کہ خاکسار اور محمد لطیف اور برکات احمد سب بخیریت ہیں۔ قادیان کے حالات کے متعلق آپ کو اخبار الفضل کے ذریعہ کچھ نہ کچھ معلومات ضرور حاصل ہوتی رہتی ہوں گی۔ لیکن پورے پورے حالات شاید آپ تک نہیں پہنچ سکتے ہوں گے۔ آپ کے دل میں ہمارے متعلق معلوم نہیں کیا کیا خیالات ہوں گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ آپ ہمارا بہت زیادہ فکر کرتے ہوں گے۔ کہ معلوم نہیں ان کا کیا حال ہے۔ پتہ نہیں دشمن ان کے ساتھ کیا کیا سلوک کرتے ہوں گے۔ آپ کے یہ خیالات کسی حد تک صحیح ہو سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دشمن کی طرف سے ان مصیبتوں کا اور دشمن کے ان مظالم کا جو اس وقت وہ ہم پر کر رہے ہیں۔ اور جو منصوبے اور تدبیریں وہ ہمارے تباہ و برباد کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ ہمارے دلوں میں ذرا بھر بھی فکر یا خوف نہیں۔ اور ہمارے ایمان خدا تعالےٰ کے فضل سے جوں جوں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مضبوط تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم اللہ تعالےٰ کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسی کی طرف پھر کر جانا ہے۔ اور اسی کے لئے ہم نے اس سچے اور مقدس نور کو قبول کیا تھا جو کہ ہم کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہم کو عطا ہوا۔ اس کے علاوہ ہم نے ایسے ایسے ظاہری نشان اور ایسے معجزے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ بلکہ روز دیکھتے رہتے ہیں۔ کہ دشمنوں کے منصوبوں اور ان کی مکارانہ چالوں اور ان کی غیر منصفانہ کارروائیوں سے اور ان کے ظلموں سے چاہے یہ ناخنوں تک زور لگا لیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہمارے ایمان میں فرق نہیں آ سکتا۔ یہاں تک کہ اگر یہ لوگ ہم سب کو باری باری شہید کر دیں۔ پھر بھی جو آخری احمدی رہ جائے گا۔ اس کے دل میں بھی ہرگز یہ خیال پیدا نہ ہوگا کہ اب میں اکیلا رہ گیا ہوں۔ اب میں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں۔ بلکہ جیسے خطرہ زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔ ہمارے ایمان اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے چٹان کی طرح مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔ اور سب سے آخری آدمی کے دل میں بھی اتنا ہی ایمان اور جوش ہوگا کہ جتنا سب سے پہلے شہید ہونے والے کے دل میں ہوگا اور آخری دم تک لڑتے ہوئے خوشی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے راستے میں مرنا قبول کرے گا۔

یہ تازہ روح اور یہ تازہ ایمان اور یہ نئی زندگی ہم کو ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی برکت سے ہی حاصل ہوئی ہے۔ ورنہ ہم کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہم اس خدمت دین میں شامل ہونے سے پہلے کچھ بھی تو نہ تھے۔ نہ ہم اتنے لائق تھے۔ نہ ہمارے اندر وہ صلاحیت تھی۔ کہ ہم خدمت دین کے اس اہم فرض کو بجا لا سکیں۔ نہ ہمارے اندر اتنی دلیری تھی۔ نہ ہمارے اندر اتنی جرأت تھی۔ اور نہ اتنا حوصلہ تھا۔ اور نہ ہمارے جسم میں اتنی طاقت تھی۔ کہ جس پر ہم کو کچھ نہ کچھ بھروسہ ہو۔ میں جب گھر سے چلا تھا۔ تو دل میں یہ کہتا تھا یا خدا میں جا تو رہا ہوں۔ مگر وہاں جا کر کیا کروں گا۔ میں ایک کمزور دل اور کمزور جسم انسان ایسے نازک موقع میں خصوصاً جبکہ دشمن نوجوان ہو وہ کیا مدد کر سکتا ہوں۔ اور خصوصاً میرے جیسے ناتجربہ کار شخص کو اس طرح حالات کے مطابق کبھی کھلم کھلا جھگڑے فساد کا اپنی زندگی میں ایک موقع بھی پیش نہ آیا ہو۔ وہاں جا کر کیا کر سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے لاکھوں احسان ہمارے اوپر ہیں۔ کہ اس نے ہمارے دلوں میں یہ بات ڈال دی۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کی خاطر اپنے آپ کو اس خطرناک سیلاب میں ڈال دو اور بے خوف و خطر ہو کر اگر خدا تمہارے ساتھ ہے اور اگر احمدیت اور اسلام سچا مذہب ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچائی کو ساتھ لے کر اس دنیا کے میدان میں آئے تھے۔ اگر یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالےٰ مقدس مقامات کی نیز تمہاری جانوں کی حفاظت کرے گا۔ اور ہم پر یہ صاف طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے سچے ہیں۔ باوجود ایسے خطرناک طوفان کے خدا کے فضل سے ہمارے قدم نہیں اکھڑے اور باوجود اس کے کہ دشمن ہم کو آگ میں دھکیل دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس آگ کو ٹھنڈی کر دیتا ہے اور دشمن خود اس آگ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ ان کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

آج پورے مشرقی پنجاب کے اندر بلکہ پورے ہندوستان کے اندر شاید ہی ایسی جگہ نظر آئے۔ جہاں پر کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کا جھنڈا بلند ہو۔ اگر کوئی جگہ ایسی ہے۔ تو صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ وہ بستی ہے جہاں پر خدا کے بندے ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کا نام لیکر کھڑے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے محمد رسول اللہ کے سچے دین اسلام کو اصلی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اور یقیناً اس بستی کا نام قادیان دار الامان ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بستی واقعی دار الامان ہی ہے کیونکہ آزمائش اور ابتلاء کے دن تو ہمیشہ ہمیش خدا کے نیک بندوں پر آیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ بستی دار الامان نہ ہوتی۔ تو یقیناً آج اس زبردست زلزلہ کے وقت ہم قادیان کے اندر موجود نہ ہوتے۔ اور یہاں پر کوئی احمدی نہ ہوتا۔ یا تو سب قتل ہو گئے ہوتے۔ اور یا کبھی کے چھوڑ کر بھاگ گئے ہوتے۔ لیکن نہیں اور ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب بھی بدستور پانچ وقت جگہ جگہ سے (قادیان کے اندر) اللہ اکبر کی صدا بلند آواز سے سنائی دیتی ہے۔ اور کیا ہی پیاری آواز ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قوت شنید کو زیادہ کر دے کہ آپ اپنے کانوں سے اس پیاری آواز کو سن سکیں۔ وہ شعائر اللہ جو کہ ہم کو اپنی جانوں سے کہیں زیادہ عزیز ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے اب بھی مومنوں سے آباد ہیں۔ اور ہمارے پیارے آقا کے فرمائے ہوئے وہ الفاظ کہ (جو قوم مرنا جانتی ہو اور مرنے کے لئے تیار ہو اس کو دنیا کی کوئی طاقت تباہ نہیں کر سکتی) حرف بحرف پورے ہو رہے ہیں۔ اس وقت قادیان کی آبادی تین مقدس جگہوں پر مشتمل ہے۔ اول مسجد اقصیٰ۔ دوئم مسجد مبارک۔ سوم بہشتی مقبرہ۔ یہ وہ مقدس مقامات ہیں جن کے لئے ہر احمدی اپنا خون خوشی سے بہانے کے لئے تیار ہے۔ جو اس راہ میں شہید ہو جائیں گے۔ ان کے لئے یہ موت کوئی مہنگی موت نہیں۔ بلکہ ان کا دنیا اور آخرت دونوں میں نفع ہی نفع ہے۔ دنیا میں آخرت تک ان کا نام مومنوں کی زبان پر رہے گا۔ اور آخرت میں ان کو خدا تعالےٰ اچھا بدلہ دے گا۔ اور درجات عالیہ مرحمت فرمائے گا۔ اس لئے ہمارے عزیزوں اور بزرگوں کو چاہیئے۔ کہ ہمارے متعلق بالکل کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ اور دعاؤں پر زور دیں۔ ہاں کبھی کبھی اگر ہو سکے۔ تو خیریت کا پیغام ارسال فرما دیا کریں۔ تاکہ ہم کو آپ کی نسبت بھی یہ معلوم ہوتا رہے۔ کہ آپ بھی مرکز کی حفاظت کے لئے اپنے دل میں کچھ تڑپ رکھتے ہیں۔ اور آپ کی تحریروں سے ہمارا ایمان تازہ ہو۔ اور خدمت دین کے لئے سچا جوش پیدا ہو۔ میری طرف سے سب بزرگوں بھائیوں اور عزیزوں کو سلام علیکم۔ اور چھوٹے بچوں کو پیار۔

(۲)

مکرمہ و محترمہ والدہ صاحبہ۔

آج ایک لمبے عرصے کے بعد آپ کا لفافہ ملا۔ حالات سے آگاہی ہوئی۔ اور دل کو راحت اور تسکین حاصل ہوئی۔ خاکسار ابھی تک خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہے۔ آپ ہمارے متعلق کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ غلام رسول کے متعلق جو کچھ پہلے لکھا تھا اس کے بعد ابھی تک اس کے متعلق کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ امۃ القدوس خیر و عافیت سے آگیا ہے۔ دھرم دیالی سے ایک ٹرین آئی تھی۔ جو تین ہزار افراد پر مشتمل تھی۔ مگر اس میں سے صرف دو سو کے قریب بچے۔ باقی تمام کو دشمن نے مار دیا۔

اس وقت قادیان میں کوئی عورت اور بچہ نہیں ہے۔ جو لوگ یہاں ہیں۔ ان کی فہرستیں بنائی جا رہی ہیں یعنی جو جانا چاہتا ہے۔ ان کی الگ فہرست اور جو آخری دم تک یہاں رہنا چاہتا ہے۔ ان کی الگ فہرست۔ خاکسار نے دوسری فہرست میں نام لکھوایا ہے۔ اس لئے میری آپ سے اور تمام بہنوں اور ماں صاحبہ اور چچا اور چچی صاحبہ اور تمام رشتہ داروں سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ آپ ہمارے لئے دردِ دل سے تمام نمازوں میں دعا کرتے رہا کریں۔ لیکن یہ بات ضرور یاد رکھیں۔ کہ آپ ہمارے متعلق کسی قسم کا کوئی فکر نہ کریں۔ اور جس طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں صحابہ اور ان کی عورتوں نے نمونہ دکھایا تھا۔ آج وہی وقت آپ کے لئے بھی آ گیا ہے۔ اور ہمارے متعلق آپ اس طرح خیال کریں کہ گویا ہم خدا تعالےٰ کی ایک امانت تمہارے پاس تھے۔ اور یہ الفاظ آپ کے منہ سے نکلنے چاہئیں۔ کہ اے خدا میں نے اتنا عرصہ ان کو پالا تھا۔ اور اب تیرے دین کی خاطر ان کی ضرورت پڑی ہے۔ میں ان کو محض تیری رضا کی خاطر تیرے سپرد کرتی ہوں۔ اب اے خدا اگر تو چاہتا ہے۔ کہ یہ تیرے پاس آئیں۔ تو تو ان کو بلا لے۔ یا جس وقت تو چاہے ان کو بلا سکتا ہے۔ میں ہر حالت میں تیری رضا پر راضی رہوں گی۔ آخر میں میں تمام بہن بھائیوں اور چھوٹوں بڑوں کو سلام عرض کرتا ہوں۔ اور اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی کا خواستگار رہوں۔

پاکستان کے ہر باشندے کا فرض

کشمیر بھیجنے کے لئے گرم کپڑے اور چندہ فراہم کیجیئے

ہم تمام پاکستان کے باشندوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آزادی کشمیر کی جدوجہد میں حصہ لینے والوں کی مدد کو گرم کوٹوں۔ برساتی کوٹوں۔ زمین پر بچھانے والی برساتیوں۔ برفانی بوٹوں۔ گرم جرابوں اور گرم سویٹروں سے امداد دیں۔ ہم قارئین الفضل سے بالخصوص اپیل کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہیں توفیق ہو۔ اس کام کے لئے دیں۔ بلکہ اپنے حلقہ اثر میں بھی چندہ فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ پاکستان کے پریس کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ روزانہ اس سلسلے میں تحریک کرے۔ بلکہ بہتر ہوگا اگر سارے اخبارات مل کر اس کام کے لئے ایک کمیٹی بنا لیں۔

آمد ششماہی جماعتہائے احمدیہ پاکستان بمقابلہ بجٹ ششماہی

ذیل میں قریباً ایک سو جماعتوں کی طرف سے جو لازمی چندے (حصہ آمد چندہ عام چندہ مستورات کی مدات میں) مالی سال حال کی پہلی ششماہی میں ۳۱ر اکتوبر ۲۶ء تک بجٹ کے مقابلہ میں وصول ہوئے ہیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ عام طور پر جماعتوں کی طرف بقایا کی رقم زیادہ ہے۔ ایسی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس فہرست کو دیکھ کر اگر کوئی غلطی ہو تو فوراً تصحیح کرا لیں اور اپنے ذمے بقایا کی رقوم جلد از جلد ادا کریں۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو اس وقت نہایت ضروری اخراجات درپیش ہیں۔ لیکن جماعتوں کی طرف سے آمد بہت کم ہے۔ اس لئے عہدیداران مال کو خاص طور پر توجہ سے کام کرنا چاہیئے۔ اور ہر فرد جماعت سے اس کی آمد کے مطابق چندہ وصول کرکے جلد از جلد مرکز میں بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور بھجوانا چاہیئے۔ اگر منی آرڈر نہ ہو سکے تو بذریعہ ڈرافٹ یا چیک رقم بھجوائی جائے۔ ڈرافٹ لائیڈ بنک کراچی کے نام ہونے چاہئیں۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کسی معتبر آدمی کے ہاتھ رقوم چندہ مرکز میں بھجوا دیں۔

اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ چندہ کی رقوم بھجواتے وقت اس کی تفصیل بھی ساتھ ہی محاسب صاحب کو بھجوا دی جایا کرے۔ باقی جماعتوں کی فہرست انشاء اللہ قسطوار بعد میں شائع کی جائے گی۔

نائب ناظر بیت المال

نام جماعت	بجٹ ششماہی	وصول ششماہی تا آخر اکتوبر	نام جماعت	بجٹ ششماہی	وصول ششماہی تا آخر اکتوبر
سیالکوٹ شہر	۲۲۴۴	۳۲۲۸	حلقہ لائل پور		
چھاؤنی	۵۲۷	۷۴	لائل پور شہر	۱۲،۱۷	۱۹،۵۴
ڈسکہ	۴۲۰	۵۳۸	گوجرہ	۸۳۶	۸۱
گھنوکے ججہ	۲۱۵	۳۸۸	گھوکووالی	۷۰۸	۳۵۲
پسرور۔ نوشہرہ	۲۱۳	۵۴	بہوڑ پور ۱۲۷	۵۹۹	۲۰۰
کھیوہ کلاسوالہ	۴۱۰	۱۲۱	ڈبر ٹیک سنگھ	۵۱۶	۱۳۰
قلعہ صوبا سنگھ	۲۱۷	۱۴۵	حلقہ جھنگ		
داتہ زید کا	۳۱۳	۵۱۲	جھنگ شہر	۸۷۰	۶۸
گھٹیالیاں	۷۲۴	۸۹۸	چنیوٹ	۱۶۸	۵۰
چونڈہ	۲۸۸	۱۸۲	شورکوٹ	۲۷۱	۵۵۸
چانگریاں مانگا	۳۰۷	۱۶۱	جھنگ مگھیانہ	۴۷۳	۵۱۱
داسے پور قادر آباد	۴۶۲	۶۶۳	چک ملہ درکھانہ	۵۸۰	۱۵۶
پدڑھی	۳۲۱	۱۹۳	حلقہ سرگودھا		
خانوالی میانوالی	۱۴۰	۶۱	سرگودھا	۱۲۳۴	۱۱۸۵
چندرکے منگولے	۲۴۰	۹۹	خوشاب	۲۲۰	۹۱
سمبڑیال	۱۴ر۵۰	۵۹	بھیرہ	۵۰۶	۲۶۰
حلقہ لاہور لاہور شہر	۲۳ر۴۲۴	۱۶ر۴۸۷	چک ۹۸	۲۵۰	۳۶۵
حلقہ شیخوپورہ	۸۰۷	۶۳۷	چک ۹۹	۴۷۵	۶۶۰
شیخوپورہ			مجوکہ	۱۹۲	×
چک چہور ۱۷	۷۲۳	۵۸۰	چک ۳۳/۳۲	۴۵۶	۳۶۳۵
کرتو	۷۶۵	۴۸	چک ۱۷ دھیرکے	۵۶۳	۲۲
حلقہ گوجرانوالہ			کوٹ مومن	۲۵۰	۱۱۵
گوجرانوالہ شہر	۱۱۳۴	۱۳۴۸	اورجہ	۸۰	۲۱۱
وزیر آباد	۲۱۹	۷۱۶	روڈہ	۳۷۹	×
حافظ آباد	۲۸۲	۱۰۱	حلقہ گجرات		
پیرکوٹ	۱۲۹	۹	گجرات شہر	۳۰۹۳	۱۰۸۸
مدرسہ چٹھہ	۴۹۷	۲	سنج پور	۲۵۹	۳۵۰
مانگٹ اونچے	۱۰۴	×	شادیوال	۲۸۵	۱۱۹
فیروز والا	۲۵۰	۱۴۵	کنجاہ	۹۶	۱۰۸
ایمن آباد	۲۷۱	۳۳۳	گولیکی	۳۱۰	۲۶۳
			[illegible]	۴۸۶	۲۱۹
			بھادیاں	۶۲۳	۱۸۲۵

نام جماعت	بجٹ ششماہی	وصول ششماہی تا آخر اکتوبر	نام جماعت	بجٹ ششماہی	وصول ششماہی تا آخر اکتوبر
سعداللہ پور	۱۴۸	۱۰۶	باندی گوکلو [illegible]	۸۹۹	۱۹۵
فتح پور گجراں	۱۲۶	۱۹۵	نصرت آباد اسٹیٹ	۱۳۳۸	×
چک سکندر	۳۹۱	۶۰۳	کنسری	۸۱۶	۴۹۶
حلقہ سندھ			حیدرآباد دکن		
حیدرآباد	۳۹۹	۴۷۵	حیدرآباد دکن	۴۵۰۵	۶۴۵۲
کراچی	۳۰۳۲	۶۹۶۵	سکندرآباد	۴۶۲۸	۲۸۷۳
سکھر	۸۸۲	۱۵۹	یادگیر	۸۵۶	۷۴
احمدآباد	۵۵۵	۱۰۱۰			
محمودآباد اسٹیٹ	۸۰۷	۷۹۴	چنت کنٹہ	۵۸۱	۳۸۸
ناصرآباد اسٹیٹ	۶۸۴	۳۳۵			
محمدآباد اسٹیٹ	۱۵۹۷	۶۰۷	کوئٹہ بلوچستان	۲۶۳۱	۳۰۲۶

(باقی)

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ر نومبر

تحریک جدید کا ہر مجاہد جس کا دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کا وعدہ ابھی تک قابل ادا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے وعدوں کے سو فیصدی ادا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ر نومبر ۱۹۴۷ء ہے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ایسے تمام مجاہدوں کو جن کے پتہ مل گئے ہیں یا دفتر کو معلوم ہیں۔ ان کو ان کے وعدے اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ اور جن کے پتے نہیں ہیں اور ان کو اپنے وعدہ وصولی کی اطلاع نہیں دی جا سکی ہے وہ اپنے موجودہ پتہ سے دفتر وکیل المال تحریک جدید کو اطلاع کریں۔ ایسے دوستوں کو یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اپنے وعدوں کو ۳۰ر نومبر تک پورا کرنے کی کوشش فرمادیں۔

تحریک جدید کے جن مجاہدوں کے وعدے ۳۰ر نومبر تک پورے ہو جائینگے۔ ان کے نام مع ان کے سکرٹریوں کے جنہوں نے اچھا کام کیا ہوگا۔ حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور کی فرسٹ ائر ایف اے۔ ایف ایس سی (نان میڈیکل) اور تھرڈ ایئر بی اے۔ بی ایس سی کلاسز میں داخلہ شروع ہے۔ اس غرض کے لئے ان دنوں دفتر کالج جودھامل بلڈنگز میں کھول دیا گیا ہے۔

ایسے طلبہ جو فسادات کی وجہ سے میٹریکولیشن امتحان میں شریک نہیں ہو سکے۔ اور آئندہ سال اسی امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ فرسٹ ایئر کلاس میں اور ایسے طلباء جو ایف اے کے امتحان دسمبر ۱۹۴۷ء یا اپریل ۱۹۴۸ء میں شریک ہو رہے ہیں۔ تھرڈ ایئر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مشرقی پنجاب سے آنے والے طلبہ کو مراعات دی جاتی ہیں۔ کالج میں انگریزی کیمسٹری۔ فزکس۔ اکنامکس تاریخ۔ حساب۔ عربی۔ فارسی۔ اردو کے علاوہ دینی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ (پرنسپل)

پاکستان یونانی طبی کانفرنس لاہور کی قرارداد

مورخہ ۹ر نومبر کو اطباء کرام کا اہم اجلاس زیر صدارت حکیم ابو تراب محمد عبدالحق خان صاحب منعقد ہوا۔ اتفاق رائے سے دیدک یونانی طبی کانفرنس کا نام پاکستان یونانی طبی کانفرنس قرار پایا اور دیدک اینڈ یونانی طبیہ کالج امرتسر کا نام پاکستان یونانی طبیہ کالج لاہور تجویز کیا گیا اور رسالہ بازار پرانی انارکلی میں کالج قائم کیا گیا۔ اطباء کا طبی بورڈ تجویز کیا گیا۔ جو چندرہ یوم کے بعد مفت طبی مشورہ دے گا۔ جو دیسی ادویات لاہور میں نایاب ہیں ان کے حصول کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔ کالج کا داخلہ شروع ہے۔ (محمد شمس الحق خاں پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم سید صدیق علی صاحب محلہ دارالعلوم قادیان کے پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ پتہ نکال دیا گیا ہے۔

(۲) مکرم حکیم محمد عمر صاحب محلہ دارالرحمت قادیان کا آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے دونوں مخلص احمدی ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار۔ رحمت اللہ شاکر

پاکستان سے روزانہ لاکھوں روپے کی مالیت کا سونا ہندوستان پہنچایا جا رہا ہے

اچاریہ کرپلانی کا استعفےٰ ۔ مجلس تحفظ امن کا نیا رکن ۔ تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے سے برطانیہ کا انکار

بتیس لاکھ غیر مسلم پناہ گزین ہندوستان پہنچ چکے ہیں

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے ۔ کہ ۱۰ نومبر تک ہندوستان میں بتیس لاکھ غیر مسلم پناہ گزین آ چکے ہیں ۔ ان میں سے مغربی پنجاب اور سرحد سے آنے والوں کی تعداد انتیس ۲۹ لاکھ ہے ۔ دس لاکھ غیر مسلم ابھی ان علاقوں سے اور آنے باقی ہیں ۔ ان میں سے پانچ لاکھ غیر مسلم ۱۵ اگست سے پیشتر ہی ہندوستان کی حدود میں داخل ہو کر دہلی یو۔پی اور دیگر ہندوستانی ریاستوں میں آباد ہو گئے تھے ۔ ۱۰ نومبر تک سندھ سے آنے والوں کی تعداد ڈھائی لاکھ اور بہاولپور سے آنے والوں کی حد پچاس ہزار بتائی گئی ہے ۔

پاکستان سے سونا اور چاندی مفقود ہونے کا زبردست خطرہ

کراچی ۱۳ نومبر۔ ذمے دار حلقوں کا بیان ہے ۔ کہ پاکستان سے خاص پروگرام کے ماتحت عمداً سونا چاندی اور دیگر قیمتی دھاتیں ہندوستان بھیجی جا رہی ہیں ۔ اگر اس برآمد کو روکنے کے لئے فوری اقدامات نہ کئے گئے ۔ تو خطرہ ہے کہ سونا اور چاندی پاکستان سے بالکل مفقود ہو جائے گا ۔

معتبر ذرائع سے جو اعداد و شمار اکٹھے کئے گئے ہیں ۔ ان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ صرف کراچی شہر سے ہی سات لاکھ روپے کا سونا اور چاندی روزانہ کے حساب سے سمندر اور ہوائی راستے کے ذریعے ہندوستان پہنچ رہا ہے نیز گذشتہ دو ماہ میں ملتان شہر سے جتنا سونا بھیجا گیا ہے ۔ اس کی مالیت کا اندازہ بیس لاکھ روپیہ ہے ۔

دراصل پاکستان کے ہندو اور سکھ اس معاہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں جس کی رو سے پناہ گزین ۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء تک اپنا سونا چاندی ایک حکومت سے دوسری حکومت میں لے جا سکتے ہیں ۔

برما کی آزادی کا بل منظور ہو گیا

لندن ۱۳ نومبر۔ آج برطانوی دارالعوام میں برما کی آزادی کا بل تمام مراحل میں سے گزرنے کے بعد منظور ہو گیا ۔ اس بل کی رو سے برما ۴ جنوری ۱۹۴۸ء کو دولت مشترکہ سے باہر رہتے ہوئے مکمل آزادی حاصل کرے گا ۔ اگرچہ بل کی دوسری قرأت کے وقت ٹوری مخالفین نے بعض اعتراض کئے تھے ۔ لیکن آج بل بغیر تقسیم آراء کے منظور کر لیا گیا ۔ بعد ازاں اس بل کا مسودہ دارالامراء میں بھیج دیا گیا ۔ دارالعوام میں مسٹر آرتھر ہینڈرسن نے تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ یہ بل بھی اس بات کا ثبوت ہے ۔ کہ برطانیہ ملوکانہ پالیسی پر عمل پیرا نہیں ہے ۔

پاکستان سے ہمارے مراسم دوستانہ ہیں !

انڈین یونین سے باعزت سمجھوتے کی قوی امید

انڈونیشیا کی طرف سے پاکستان کا خیر مقدم

سلطان شہریار کا بیان

کراچی ۱۳ نومبر۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر سلطان شہریار امریکہ سے لندن ہوتے ہوئے کراچی پہنچے ۔ ایک بیان میں پاکستان اور ہندوستان کی آزاد حکومتوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ ان ہر دو حکومتوں کا ایشیائی ممالک کی برادری میں شامل ہونا ہمارے لئے باعث مسرت ہے اور ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں ۔ ہمارے ان سے تعلقات یقیناً دوستانہ ہیں ڈاکٹر شہریار تین ماہ سے اقوام متحدہ میں انڈونیشیا کے وفد کی قیادت کر رہے تھے اور اب واپس انڈونیشیا جا رہے ہیں

سندھ کی طرف سے تین ہزار نیشنل گارڈز کی پیشکش

کراچی ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ گورنر جنرل پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس کے مطابق جو بیس ہزار نیشنل گارڈز تیار کئے جا رہے ہیں ۔ ان میں تین ہزار نیشنل گارڈز سندھ کا صوبہ دے گا ۔ چنانچہ سندھ کی صوبائی مسلم لیگ نیشنل گارڈز بھرتی کرنے کے لئے سکیم مرتب کر رہی ہے ۔

ریاست کے مفاد سے غداری نہیں کی جائیگی

نواب معین نواز جنگ کی تقریر

حیدرآباد (دکن) ۱۳ نومبر۔ نظام حکومت کے وزیر اطلاعات نواب معین نواز جنگ بہادر نے ایک مقامی اخبار کے افتتاح کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ اس بات میں کہ ریاست حیدرآباد الگ تھلگ رہنا چاہتی ہے ۔ کوئی صداقت نہیں ہے ۔ آپ نے بتایا ۔ کہ ہندوستان کے ساتھ اقتصادی اور سیاسی تعلقات استوار کرنے پڑیں گے ۔ اور یہ دونوں کے باہمی مفاد کیلئے ضروری بھی ہے ۔ آپ نے امید کا اظہار کیا کہ انڈین یونین کے ساتھ باعزت سمجھوتہ ہو جائیگا لیکن ساتھ ہی اس بات کا یقین بھی دلایا کہ ریاست کے مفاد سے غداری نہیں کی جائے گی

لنکا کی آزادی کا بل برطانوی دارالعوام میں پیش کر دیا گیا ہے

لندن ۱۳ نومبر۔ آج برطانوی دارالعوام میں لنکا کی آزادی کا بل پیش ہوا ۔ بل کی پہلی قرأت بغیر کسی بحث و تمحیص کے ختم ہوئی ۔ بل کی دوسری قرأت کے وقت اس کے اہم نکات کو زیر بحث لایا جائے گا ۔

برطانوی افواج کو آلہ کار نہ بنایا جائے

برطانوی نمائندے کا بیان

لیک سیکسیس ۱۴ نومبر۔ مجلس اقوام متحدہ کے برطانوی نمائندے سر الیگزینڈر کیڈوگن نے فلسطین کی سب کمیٹی پر یہ واضح کر دیا ہے ۔ کہ فلسطین کی تقسیم کو عملی جامہ پہنانے میں اقوام متحدہ کو برطانوی افواج سے فائدہ اٹھانے کی اجازت نہ دی جائیگی ۔ نیز انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ۔ کہ یکم اگست ۱۹۴۸ء تک برطانوی فوجیں فلسطین کو خالی کر دینگی ۔ اور جب تک فلسطین کے جس حصہ میں برطانوی فوجیں مقیم رہیں گی ۔ اس علاقے میں بدستور امن و امان قائم رکھیں گی ۔ لیکن یہ تقسیم کو بروئے کار لانے کے لئے برطانوی سپاہیوں کو آلہ کار بنایا جائے اسکی ہرگز اجازت نہ دی جائیگی ۔

برطانیہ کے وزیر خزانہ مستعفی ہو گئے

لندن ۱۳ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خزانہ ڈاکٹر ڈالٹن مستعفی ہو گئے ہیں ۔ بورڈ آف ٹریڈ کے صدر سر سٹیفورڈ کرپس ان کے قائم مقام مقرر ہوئے ہیں ۔

استعفیٰ کے سلسلے میں جو خط و کتابت مسٹر اٹیلی اور ڈاکٹر ڈالٹن کے درمیان ہوئی ۔ وہ بھی شائع کر دی گئی ہے ۔

مجلس تحفظ امن کا نیا رکن

لیک سیکسیس ۱۴ نومبر۔ ہندوستان کے نمائندے کی طرف سے نام واپس لے لینے کے بعد مجلس تحفظ امن کی خالی نشست پر یوکرائن کا نمائندہ کامیاب ہو گیا ۔ جن ممبروں نے پہلے ہندوستان کے حق میں ووٹ دیئے تھے ۔ اس مرتبہ انہوں نے ووٹ دینے سے احتراز کیا ۔ یوکرائن کے نمائندے کو اس کی کامیابی پر تمام ممبران کی طرف سے مبارکباد دی گئی ۔

اچاریہ کرپلانی اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ کانگریس پریذیڈنٹ اچاریہ کرپلانی نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے ۔ اور عنقریب یہ معاملہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی میں زیر بحث آنے والا ہے کہا جاتا ہے ۔ کہ گذشتہ اپریل سے اچاریہ کرپلانی اور کانگرس ہائی کمانڈ کے درمیان شدید قسم کے اختلافات چلے آ رہے ہیں ۔ اور اب حالات نے ان کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا ہے ۔

دونوں ڈومینیوں کے مہاجرین کو دوبارہ اپنے اپنے گھروں میں بسایا جائے

(کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد)

جو اقلیتیں ابھی تک اپنے گھروں میں موجود ہیں ان کی پوری حفاظت کی جائے

نئی دہلی ۱۴ نومبر - کانگرس ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں جو ۱۵ نومبر کو ہو رہا ہے - پیش کرنے کے لئے دو قراردادوں کے مسودے منظور کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک قرارداد یہ ہے کہ ترک وطن کی تحریک کو روکا جائے - ہندوستان اور پاکستان میں ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن کے ماتحت اقلیتیں امن اور حفاظت سے رہ سکیں اور کوشش کی جائے کہ ہجرت کرنے والے لوگ محفوظ طریق پر واپس اپنے گھروں میں آ جائیں - قرارداد میں اس بات کا بھی ذکر ہے - کہ جو اقلیتیں ابھی تک ہندوستان میں موجود ہیں - ان کی پوری حفاظت کی جائے اور ان کو زبردستی نکالنے کے طریق کو روکا جائے -

دوسری قرارداد میں یہ کہا گیا ہے - کہ کانگرس ہندوستان میں رہنے والی اقلیتوں کی حفاظت کرنے کی حامی ہے - اور تمام کانگرسیوں سے اپیل کی گئی ہے - کہ وہ تعصب کے جذبات سے اپنے آپ کو پاک کریں -

"ہندوستان کی ۹۷ فی صدی آبادی امن کی زندگی بسر کر رہی ہے"

(لارڈ مونٹ بیٹن)

لنڈن ۱۶ نومبر - لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا - جب پنڈت نہرو نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی ہے - ہندوستان میں بدامنی کا دور دورہ تھا۔ مگر پنڈت نہرو اور اس کی حکومت نے حالات کو خوب سنبھالا - پنڈت نہرو نے اپنے آپ کو ایک ایسی حکومت کا وزیر پایا - جس کے دارالخلافہ میں تمام ذرائع رسل و رسائل منقطع ہو چکے تھے -

آپ نے کہا کہ صرف تین فیصدی آبادی پر فرقہ وارانہ فسادات کا اثر پڑا ہے - باقی ۹۷ فی صدی لوگ امن اور خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں -

حکومت پاکستان کشمیر میں کوئی مداخلت نہیں کر رہی

نئی دہلی ۱۶ نومبر - ہندوستان فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل لاکہرٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت پاکستان کشمیر کی آزاد فوج کو کوئی مدد نہیں دے رہی اور اس قسم کی جو خبریں شائع ہو رہی ہیں - اس میں کوئی صداقت نہیں -

مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے والے کانگرس کیلئے باعث ننگ ہیں

نئی دہلی - ۱۶ نومبر - مسٹر گاندھی نے پرارتھنا کے بعد کہا کہ میں سب کو خوشخبری سناتا ہوں کہ کانگرس نے آج سے ۶۰ سال قبل ہندو مسلم اتحاد کا جو سنگ بنیاد رکھا تھا - کانگرس اس پر آج بھی قائم ہے - اگرچہ موجودہ پاگل پن کے دور میں کانگرس کی آواز کچھ دب گئی ہے - مگر پھر بھی کانگرس ثابت کر دے گی - اور جب تک بلا لحاظ مذہب و قومیت سب کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کیا جاتا کوئی حکومت چل نہیں سکتی - ہندوستان کے رہنے والوں کے مشترک مسائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا نہیں جا سکتا - زبردستی کی تعلیم دینے والا کوئی مذہب قائم نہیں رہ سکتا - مسٹر گاندھی نے کہا - مسلمانوں کو یہاں سے جاتے ہوئے دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے - جن لوگوں نے ان کو بھاگنے پر مجبور کیا - ان کا وجود کانگرس کے لئے باعث ننگ ہے - وہ ہرگز اس قابل نہیں - کہ ان کو کانگرس کا ممبر بنایا جائے -

اگر عوام کی خواہشات کا احترام نہ کیا تو...!

حیدر آباد کو سردار پٹیل کی دوسری دھمکی

جوناگڑھ ۱۴ نومبر - آج ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سردار ولبھ بھائی پٹیل نے کہا - اگر حیدر آباد کی ریاست اپنی ہستی کو قائم رکھنا چاہتی ہے - تو اس کے لئے ضروری ہے - کہ وہ اپنی عام پالیسی اور طرز حکومت میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرے - اور عوام کی منشاء کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے اس کے عین مطابق اپنے لئے کوئی طریق کار تجویز کرے - ورنہ یاد رکھے - اس کا انجام جلد یا بدیر وہی ہوگا جو ایسے حکمرانوں اور خاندانوں کا ہوا کرتا ہے - جو عوام کی خواہشات کو کچلنے کی کوشش میں اپنی ہستی کو ختم کر بیٹھتے ہیں -

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا - کہ حیدر آباد کا علاقہ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے ہندوستان میں بطور پیٹ کے ہے - اور اگر پیٹ جسم سے علیحدہ کر دیا جائے - تو وہ سانس نہیں لے سکتا - ہندوستان سے تعلق توڑ کر حیدر آباد کی ریاست اپنی ہستی کو برقرار نہیں رکھ سکتی -

جموں کے مسلمانوں پر سکھ راجپوت جاٹ اور ڈوگرہ فوج کے بے پناہ مظالم

عید کے دن مسلمان محلوں پر ۲۲ گھنٹے تک گولی چلتی رہی

پناہ گزین عورتوں کے سروں سے فوجیوں نے کھینچ کھینچ کر برقعے اتارے

سیالکوٹ ۱۴ نومبر - مسلم کانفرنس کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ جموں کے ہزاروں مسلم مہاجرین میں سے جو چند بچے کھچے یہاں پہنچے ہیں - ان کی زبانی معلوم ہوا کہ ریاست جموں میں عموماً اور جموں شہر میں خصوصاً ڈوگرہ فوج مسلمانوں پر بدستور ظلم ڈھا رہی ہے - ان کا دانہ پانی بند کر دیا گیا ہے - ہندوستانی فوجوں - انڈین نیشنل آرمی - سکھ - راجپوت اور ہندوؤں نے آلات جدیدہ سے مسلح ہو کر عید کے دن مسلمان محلوں کا محاصرہ کر کے مکانوں کی چھتوں پر آٹھ مشین گنیں نصب کر کے لگاتار ۲۲ گھنٹے تک فائرنگ جاری رکھا -

سردار پٹیل سے ملاقات کے بعد مہاراجہ جموں نے اعلان کرایا - کہ حکومت پاکستان کا مطالبہ ہے - کہ جموں کے مسلمانوں کو پاکستان میں بھیج دیا جائے - لہٰذا تمام مسلمان صرف ایک بستر اور ایک سوٹ کیس لے کر پولیس لائن کے میدان میں جمع ہو جائیں - مسلمانوں کے نکلنے کے بعد فوراً سکھوں نے ان کے گھروں پر قبضہ کر لیا - اور باہر مسلمانوں کو ملٹری نے لوٹنا شروع کر دیا -

۲۵ ٹرک تو مسلمان پناہ گزینوں کو لے کر چلے گئے - مگر ۳۸ ٹرک ۱۸ میل کے فاصلہ پر لے جا کر کھڑے کر دیئے گئے - وہاں تمام کو اتر جانے کا حکم دیا گیا اس کے بعد ڈوگرہ فوج رائفلیں تان کر کھڑی ہو گئی - اور کہا کہ سارا سامان ہمارے حوالے کر دو وہاں سکھ راجپوت اور جاٹوں نے عورتوں کے سروں پر سے برقعے زبردستی کھینچ لئے بے شمار لڑکیوں کو بردستی اٹھا کر لے گئے - جنہوں نے ذرا مقابلہ کیا انکو گولی سے اڑا دیا گیا - تین ہزار میں سے صرف دو زخمی شخص ظفروال تک پہنچ سکے - جو ۲۵ ٹرک جا چکے تھے - ان میں سے بھی ۲۲ کا ماوا نامی گاؤں کے پاس یہی حشر ہوا - ۵۰۰ لڑکیوں کو اغوا کیا گیا - تمام بچوں کو مار ڈالا گیا - صرف پچاس مرد عورتیں زخمی اور برہنہ بدن ظفروال تک پہنچ سکے - ۶ نومبر جانے والے ۸۰ ٹرکوں کے تمام مسلمانوں کو بھول نالہ پر لے جا کر ذبح کر دیا گیا - صرف دو آدمی سیالکوٹ پہنچنے میں کامیاب ہو سکے - ریاست میں مسلمان افسروں کا خاتمہ کیا جا رہا ہے - کئی گولیوں کا نشانہ بن [illegible]

افغانستان کے سفیر ترکی کا کراچی میں ورود

کراچی ۱۴ نومبر - افغانستان کے سفیر ترکی سردار فیض محمد خاں اپنے بیٹے اور سٹاف کے ہمراہ انقرہ کو جاتے ہوئے کراچی پہنچے - آپ نے کہا - ترکی کے ساتھ ہمارے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں - افغانستان پاکستان کی طرف بھی اپنا سفیر بھیجے گا - آپ نے کہا کہ افغانستان کے وزیر تعلیم عنقریب پاکستان میں افغانی سفارت خانہ قائم کرنے کے لئے گفت و شنید کریں گے - آخر میں آپ نے کہا - کہ ہم پاکستان کو خوشحال اور فارغ البال دیکھنے کے آرزومند ہیں -

میاں افتخار الدین کا استعفیٰ

لاہور ۱۴ نومبر - میاں محمد افتخار الدین وزیر پناہ گزینان اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں - اور وزیر اعظم خان افتخار حسین خاں نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے - پناہ گزینوں کو بسانے کی پالیسی میں ان کا اپنے رفیق کار دوستوں سے شدید اختلاف ہو گیا تھا - میاں محمد افتخار الدین اس بات کے سخت خلاف تھے - کہ صوبہ میں کسی مخصوص جماعت کو خاص خاص مراعات دی جائیں - وہ اس بات کے حامی تھے کہ ہر ایک کو ترقی کرنے کا برابر موقعہ دیا جانا چاہیئے -